## 126914 ـ آسٹريليا ميں مقيم نوجوان كا رشتہ

**سوال**

كيا مسلمان لڑكى كے ليے آسٹريليا ميں مقيم شخص سے شاى كرنا جائز ہے، وہ وہى پيدا ہوا ہے اور اب پى ايچ ڈى كى تعليم مكمل كر رہا ہے، اس نوجوان كا اس لڑكى سے رشتہ طے ہو چكا ہے تقريبا ايك برس بعد وہ شادى كرينگے؛ كيا لڑكى كے ليے وہاں جا كر اس كے ساتھ رہنا جائز ہوگا ـ آپ جناب كے ليے واضح ہے كہ اس ملك ميں كيا كچھ قباحتيں موجود ہيں ـ يہ علم ميں رہے كہ لڑكى بھى سب دينى تعليمات كا التزام نہيں كرتى، اور اسى طرح وہ شخص بھى مكمل دينى تعليمات پر عمل نہيں كرتا يا اس سے كم كرتا ہے، برائے مہربانى اگر آپ ہميں اس كے بارہ ميں معلومات فراہم كريں تو بہتر ہے، اور لڑكى كے گھر والوں كو آپ كيا نصيحت كرتے ہيں كيونكہ وہ دينى التزام كرتے ہيں ؟

**پسنديدہ جواب**

الحمد للہ.

اول:

كفريہ ممالك ميں رہائش اختيار كرنے كى كچھ شروط ہيں جن ميں اہم ترين شروط يہ ہيں:

وہاں مقيم شخص دينى طور پر اتنا مضبوط ہو كہ وہ شہوات سے عاجز ہو، اور علم والا ہو كہ شبہات سے محفوظ رہے، اور اپنے دينى شعائر كو اعلانيہ طور پر ادا كرسكتا ہو، اور اپنے اہل و عيال اور اولاد كے متعلق امن و امان ركھتا ہو.

مزيد تفصيل كے ليے سوال نمبر ( 95056 ) اور ( 89709 ) كے جوابات كا مطالعہ كريں.

دوم:

يہ بات كسى پر مخفى نہيں كہ لڑكى اپنے ولى كے پاس ايك امانت ہے، ولى كو چاہيے كہ وہ اس كى شادى كسى ايسے شخص كے ساتھ كريں جو اس كے دين اور اس كى عزت كى حفاظت كرنے والا ہو، اور يہ چيز مال و دولت اور مقام و مرتبہ پر مقدم ہونى چاہيے.

كيونكہ جب دين مفقود ہو جائے تو كوئى بھى چيز اس كا عوض نہيں بن سكتى، لڑكى كے ولى كو اس يا اس طرح كے دوسرے نوجوان كے رشتہ پر راضى نہيں ہونا چاہيے، بلكہ انہيں نوجوان كى دينى استقامت اور فسق و فجور اور

انحراف کے اسباب سے دور ہونے کا یقین کر لینا چاہیے.

اور وہ اس نوجوان کے سامنے شرط رکھیں کہ وہ اپنی بیوی کو پردہ کرائیگا، اور اسے دینی تعلیمات دے کر اس کی تطبیق کرائیگا، اور اگر اختلاف پیدا ہو جائے تو بھی دین اسلام کے مطابق فیصلہ کرائیگا، اور اس ملک میں رہتے ہوئے مسلمان کیمونٹی کے ساتھ تعلق رکھےگا، کیونکہ جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہوتا ہے، اور اکیلی رہنے والی بھیڑ بکری کو بھیڑیا چیر پھاڑ کر کھا جاتا ہے.

اگر لڑکی کے اولیاء کو خدشہ ہو کہ وہ وہاں جا کر اپنا دین بھی کھو بیٹھےگی، اور لڑکی کو جاننے کی بنا پر ان کا ظن غالب یہی ہو تو پھر ان کے لیے اس لڑکی کی کسی ایسے شخص کی ساتھ شادی کرنا جائز نہیں جو اسے لے کر کفریہ ممالک میں جا کر رہے، کیونکہ وہ اپنے ماتحت افراد کے ذمہ دار ہیں، اور وہ ان کی رعایا شمار ہوتی ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو اپنے آپ اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں، اس پر ایسے فرشتے مقرر ہیں جو شدید و ترش رو ہیں، وہ اللہ سبحانہ و تعالی کی نافرمانی نہیں کرتے، انہیں جو حکم دیا جاتا ہے اسے وہ بجا لاتے ہیں التحریم ( 6 ).

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تم سب ذمہ دار ہو، اور سب سے اس کی رعایا کے متعلق باز پرس کی جائیگی، حکمران ذمہ ہے اور وہ اپنی رعایا کے بارہ میں جوابدہ ہے، اور مرد اپنے گھر والوں کا ذمہ دار ہے اس سے اس کی رعایا کے متعلق سوال کیا جائیگا، اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی ذمہ دار ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر ( 853 ) صحیح مسلم حدیث نمبر ( 1829 ).

سوم:

ہماری رائے تو یہی ہے اور ہم لڑکی کے گھر والوں کو اس شادی کے متعلق یہی نصیحت کرتے ہیں کہ:

اگر تو اس نوجوان کی یہی نیت ہے کہ وہ اپنے اصلی ملک یا پھر کسی اسلامی ملک منتقل ہو جائیگا تو اس سے شادی کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن اوپر جو نصائح اور تنبیہات کی گئی ہیں اسے متنبہ کرنے کے بعد، اور یہ اطمنان کرنے کے بعد کے وہ شخص اپنی نمازوں کی پابندی کرنے اور دین کا التزام کرتا ہے، تو ظن غالب یہی ہے کہ وہ اپنی بیوی بچوں کی بھی ان غلط اور فساد والے معاشرے میں برائی سے حفاظت کریگا، جب تک وہاں رہیں کے وہ حفاظت کرتا رہےگا.

ليكن اگر وہ مسلمان ملك واپس آنے كى نيت نہيں رہتا بلكہ اس كى حالت بھى وہى ہے جو ان ممالك ميں بسنے والوں كى ہے اور وہاں دنيا كمانے ميں لگا ہوا ہے، تو پھر ہمارى رائے يہى ہے كہ لڑكى كے گھر والے اپنى بيوى كو دھوكہ ميں مت ڈاليں، اور اس ملك ميں بسنے كے ليے مت بھيجيں.

خاص كر جب كہ سوال ميں بتايا گيا ہے كہ لڑكى ميں عفت و عصمت كى كمى ہے اور لڑكے ميں بھى، تو پھر اس كے بارہ ميں اس پرفتن ملك ميں ہم كيسے مامون رہ سكتے ہيں كہ وہ بھى امن ميں رہے گى اور ہونے والى اولاد بھى، اور وہ اس معاشرے ميں رہتے ہوئے اس معاشرے ميں گھل مل جانے نہ دے گى، اور علمى اور دينى طور پر ان كى حالت پتلى نہيں ہونے دےگى اور ان كے اخلاق ميں خرابى پيدا نہيں ہونے دے گى ؟

اس طالب علم كے ليے ممكن ہے كہ جب وہ اس ملك ميں رہنا چاہتا ہے تو وہ اس ملك ميں رہنے والى مسلمان كيمونٹى كے افراد كو اختيار كرے، كيونكہ ہو سكتا ہے ان كے ليے كسى مسلمان ملك ميں منتقل ہونا ممكن نہ ہو، وہ اس مسلمان كيمونٹى كے افراد ميں سے كوئى بيوى تلاش كر لے جو اس معاشرے ميں رہتے ہوں اور اس طرح وہ اس سے مالوف بھى گى.

اللہ سبحانہ و تعالى سب كو ايسے عمل كرنے كى توفيق نصيب فرمائے جنہيں وہ پسند كرتا ہے اور جن سے وہ راضى ہوتا ہے.

واللہ اعلم .